از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7اپریل 1958

جے کے چودھری

بنام

آر کے دتہ گپتا و دیگراں۔

(بھگوتی، جے ایل کپور اور اے کے سرکار جسٹس صاحبان)

گوہاٹی یونیورسٹی، کے اختیارات-کالج کی منتظمہ کمیٹی نے پرنسپل کو برطرف کردیا-اگر یونیورسٹی مداخلت کرسکتی ہے-گوہاٹی یونیورسٹی ایکٹ(آسامXVI، سال1947)،دفعات2،9،12اور21،یونیورسٹی کے قوانین، شق1،2اور3۔

Rکو گوہاٹی یونیورسٹی سے منسلک ایک کالج میں ریاضی کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔بعد میں انہیں کالج کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔Rکے خلاف کی جانے والی شکایات پر کالج کی منتظمہ کمیٹی نے تحقیقات کی اور انہیں ریاضی کے پرنسپل اور پروفیسر کے عہدے سے برخاست کرنے کا حکم دیا۔Rنے گوہاٹی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے سامنے نمائندگی کی اور یونیورسٹی کی مجلس عاملہ نے ایک کمیٹی مقرر کی تاکہ کیے گئے اقدام کی موزونیت پر رپورٹ پیش کرے۔ کمیٹی کی اس رپورٹ پر کہ Rکی برطرفی کا جواز پیش کرنے کی کوئی معقول بنیاد نہیں ہے، مجلس عاملہ نے ایک قرارداد منظور کی جس میں منتظمہ کمیٹی کوRکی بحالی کی ہدایت کی گئی:

قرار پایا گیا، کہ مجلس عاملہ نے دائرہ اختیار کے بغیر کام کیا جہاں تک کہ اس نے کالج کے پرنسپل کے طور پرRکے خلاف کی گئی کارروائی میں مداخلت کی۔گوہاٹی یونیورسٹی ایکٹ، 1947،اور اس کی دفعہ 21(g) کے تحت بنائے گئے قوانین نے پرنسپل اور استاد کے درمیان فرق کیا۔قوانین کی شق 3(g)(v) نے مجلس عاملہ کو صرف ایک استاد کے خلاف منسلک کالج کی منتظمہ کمیٹی کی طرف سے کی گئی کارروائی میں مداخلت کرنے کا اختیار دیا ہے نہ کہ پرنسپل کے خلاف کی گئی کارروائی میں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 321، سال 1957۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

دیوانی قاعدہ نمبر 80، سال 1955 میں آسام عدالت عالیہ کے 13 جون 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے رانادیب چودھری اور ڈی این مکھرجی۔

این سی چٹرجی اور نونیت لال، جواب دہندگان نمبر 2 اور 3 کے لیے۔

نونیت لال، مدعاعلیہ نمبر 1 کے لیے۔

7.1958 اپریل۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ جسٹس کپور نے سنایا۔

جسٹس کپور:-یہ جے کے چودھری کی طرف سے گروچرن کالج، سلچر کی منتظمہ کمیٹی کے لیے اور اس کی طرف سے (جسے اس فیصلے میں کالج کہا جائے گا) 13 جون 1956 کو آسام میں بااختیار عدالت عالیہ کے ایک فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی اپیل ہے، جس میں آرٹیکل 226 کے تحت اپیل کنندہ کی عرضی کو خارج کر دیا گیا تھا۔اس نے یہ سوال اٹھایا کہ گوہاٹی یونیورسٹی کی مجلس عاملہ کے دائرہ اختیار کی نوعیت اور وسعت کالج کی منتظمہ کمیٹی کی طرف سے اس کے پرنسپل آر کے دت گپتا، مدعا نمبر 1 کے خلاف کی گئی تادیبی کارروائی کے حوالے سے ہے۔

1937ء میں جواب دہندہ نمبر 1 کو کالج میں ریاضی کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔انہیں 1947 میں نائب پرنسپل اور 1950 میں پرنسپل مقرر کیا گیا۔مدعاعلیہ نمبر 1 کے خلاف منتظمہ کمیٹی کو کی گئی کچھ نمائندگی کی وجہ سے، منتظمہ کمیٹی کی طرف سے الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔اس کمیٹی نے کئی اجلاس منعقد کیے اور ایک رپورٹ پیش کی جس پر غور کرنے کے بعد منتظمہ کمیٹی نے ان کے خلاف بادی النظر میں مقدمہ درج کیا، انہیں معطل کر دیا اور ان سے 15 دن کے اندر الزامات کا جواب دینے کو کہا۔یہ وہ کرنے میں ناکام رہا لیکن بعد میں اس نے ایک وضاحت پیش کی جس پر مناسب طور پر غور کیا گیا۔چونکہ معطلی کے بعد تازہ مواد کا انکشاف ہوا، جواب دہندہ نمبر 1 کو مزید وضاحت دینے کے لیے بلایا گیا۔اس کے بعد انہوں نے درخواست کی کہ نئے الزامات کی تحقیقات سے پہلے پچھلے الزامات کا فیصلہ کیا جائے۔منتظمہ کمیٹی نے یکم نومبر 1953 کو ایک اجلاس منعقد کیا، اور اس معاملے پر غور کرنے کے بعد انہیں اخلاقی انحطاط اور بے ایمانی اور فرض کی سنگین لاپرواہی، نااہلی اور نافرمانی کا مجرم پایا اور انہیں کالج کے پرنسپل اور ریاضی کے پروفیسر کے عہدے سے برخاست کرنے کا حکم دیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

30 نومبر 1953 کو مدعا علیہ نمبر 1 نے حقِ دعویٰ نمبر 282، سال 1953 کے طور پر، منصف صدر، سلچر کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا، جس میں منتظمہ کمیٹی کی طرف سے مقرر کردہ کمیٹی کی کارروائی اور اس کی طرف سے کی گئی کارروائی اور فیصلے کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا گیا اور منتظمہ کمیٹی کو دوسرے پرنسپل کی تقرری سے روکنے کے حکم امتناعی نامے کے لیے دعا کی گئی۔ انہوں نے حکم امتناعی عارضی امتناع کے لیے بھی درخواست دی۔ یہ مقدمہ سلچر میں ماتحت جج یو اے ڈی کی عدالت میں منتقل کر دیا گیا اور اس کا نام بدل کر اس طرح رکھا گیا: حقِ دعویٰ نمبر 10، سال 1954 جس کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ 11 نومبر 1953 کو مدعا علیہ نمبر 1 نے ان کی برطرفی کے خلاف گوہاٹی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے سامنے نمائندگی کی اور دعا کی کہ منتظمہ کمیٹی کو ہدایت دی جائے کہ وہ پرنسپل کے عہدے کو نہ پر کرے جب تک کہ ان کی اپیل کا تصفیہ نہ ہو جو 30 نومبر 1953 کو دائر کی گئی تھی، اور جو کہ منصف صدر کی عدالت میں مقدمے میں ان کی طرف سے لگائے گئے الزامات کا اعادہ تھا۔ یونیورسٹی کی مجلس عاملہ، یعنی مدعا علیہ نمبر 2 اس کے بعد پیرا گراف کے تحت مقرر کیا گیا۔ 3 (h) گوہاٹی یونیورسٹی ایکٹ (آسام XVI، سال 1947) کی دفعہ 21 (g) کے تحت بنائے گئے قوانین (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی ایک کمیٹی، مدعا علیہ نمبر 3، جس میں وائس چانسلر، عوامی ہدایت کے ڈائریکٹر اور ریاست آسام کے لیگل ریمیمبرنسر شامل ہیں، جو کی گئی کارروائی کے جواز پر رپورٹ کریں گے۔ معاملے پر غور کرنے اور اسے پورا موقع دینے کے بعد۔ 30 مارچ 1955 کو دونوں فریقوں کے مدعا علیہ نمبر 3 نے مدعا علیہ نمبر 2 کو ایک رپورٹ پیش کی کہ:

"شری آر کے دت گپتا کو پرنسپل، گروچرن کالج سلچر کے عہدے سے برخاست کرنے کا کوئی معقول جواز نہیں تھا۔" 20 اپریل 1955 کو اس رپورٹ کو مدعا علیہ نمبر 2 نے قبول کر لیا اور اس نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی"

"............................... یہ فیصلہ کیا گیا کہ کمیٹی کے نتائج کو قبول کیا جائے اور ان حقائق کے پیش نظر کہ سری آر کے دت گپتا کو کسی معقول بنیاد پر برخاست نہیں کیا گیا، منتظمہ کمیٹی کو 31 جولائی 1955 سے پہلے انہیں بحال کرنے کی ہدایت کی جائے۔"

اس حکم کے خلاف کالج کی منتظمہ کمیٹی نے آسام عدالت عالیہ میں آرٹیکل 226 کے تحت عرضی دائر کی لیکن عرضی 13 جون 1956 کو خارج کر دی گئی۔

اگرچہ عدالت عالیہ میں اپیل کنندہ نے کالج کی منتظمہ کمیٹی کے مدعا علیہ نمبر 1 کو منصب پرنسپل اور ریاضی کے منصب پروفیسر کے دونوں عہدوں سے ہٹانے کے فیصلے میں مداخلت کرنے کے یونیورسٹی کے اختیار کو چیلنج کیا، لیکن اس عدالت میں دلائل صرف سابقہ تک محدود تھے۔ یہ دوز مرے، جو پیش کیے گئے تھے، الگ تھے اور ان سے ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قانون میں الگ الگ نمٹا گیا تھا۔ پرنسپل محض کالج کا انتظامی سربراہ ہوتا تھا اور ایک ایسا استاد جو صرف ہدایات دینے میں مصروف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہوتا تھا۔اس لیے یہ ایکٹ ان کے مختلف کاموں کو انجام دینے پر غور کرتا ہے۔اس دلیل کی حمایت کرنے کے لیے،ایکٹ کی مختلف توضیعات اور ایکٹ کے تحت بنائے گئے قوانین کا حوالہ دیا گیا۔الفاظ "پرنسپل" اور "ٹیچر" کی تعریف ایکٹ کے دفعہ 2 میں کی گئی ہے:

"2(h)'پرنسپل' سے مراد کالج کا سربراہ ہے،اور اس میں جہاں پرنسپل نہیں ہے،وہ شخص شامل ہے جسے فی الحال پرنسپل کے طور پر کام کرنے کے لیے باضابطہ طور پر مقرر کیا گیا ہے،اور پرنسپل کی غیر موجودگی میں،ایک نائب پرنسپل کو باضابطہ طور پر اس طرح مقرر کیا گیا ہے۔

2(k)"ٹیچر' میں پروفیسر،ریڈر،لیکچرر و دیگر ان افراد شامل ہیں جو یونیورسٹی یا کسی کالج یا ہال میں ہدایات دیتے ہیں۔

اس فرق کو ایکٹ کی دیگر توضیعات مزید حمایت ملتی ہے جو پرنسپل اور ٹیچر کے درمیان واضح فرق کو برقرار رکھتی ہیں۔ایکٹ کی دفعہ 9 عدالت کی تشکیل سے متعلق ہے جس میں اراکین کے تین درجے ہیں: سابقہ عہدیدار ممبران،تاحیات ممبران و دیگر ممبران۔پرنسپل درجہ I کے تحت آتے ہیں اور ذیلی دفعہ (vii) میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔اساتذہ درجہ III میں شمار کردہ دیگر اراکین کے عنوان کے تحت آتے ہیں۔ذیلی دفعہ (xiv) میں نمائندگی ان اساتذہ کو دی جاتی ہے جو اپنے ادارے سے منتخب ہوتے ہیں جو یونیورسٹی کے پروفیسر یا ریڈر نہیں ہوتے ہیں۔اسی طرح دفعہ 12 میں موجود مجلس عاملہ کے آئین میں،پرنسپل جو درجہ I میں ہیں،یعنی سابق عہدیدار ممبران اور یونیورسٹی کے پروفیسر جو درجہ II میں ہیں،یعنی دیگر ممبران کے درمیان فرق برقرار رکھا گیا ہے۔پہلے والے میں تسلیم شدہ کالجوں کے دو پرنسپل کو شامل کرنا ہوتا ہے جو ان کے اپنے ادارے سے منتخب ہوتے ہیں اور درجہ II میں نمائندگی یونیورسٹی کے پروفیسرز کو دی جاتی ہے اور اساتذہ کو کوئی نہیں۔لہذا جہاں کہیں بھی ایکٹ کی توضیعات میں پرنسپل یا ٹیچر کے لفظ کا ذکر ہوتا ہے،دو الگ الگ اداروں کی نشاندہی کی جاتی ہے اور ایک کو دوسرے میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔

ایکٹ کے دفعہ 21(g) کے تحت بنائے گئے قوانین بھی اپنی مختلف شقوں میں اس فرق کو برقرار رکھتے ہیں اور جہاں لفظ 'پرنسپل' آتا ہے تو اسے اس کے مخصوص اور پابند معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور جہاں لفظ 'ٹیچر' یا فقرہ 'ممبر آف دی ٹیچنگ اسٹاف'، یا کوئی اور اسی طرح کا لفظ یا فقرہ استعمال کیا جاتا ہے تو حوالہ ایک استاد کا ہوتا ہے نہ کہ پرنسپل کا۔ قانون کی شق 1 میں ہر کالج کے لیے ایک منتظمہ کمیٹی کے وجود کی ضرورت ہے جو یونیورسٹی کے زیر انتظام نہیں ہے۔شق 2(a) اس کا آئین دیتا ہے جس میں پرنسپل اور نائب پرنسپل بطور عہدہ دار اراکین شامل ہوتے ہیں اور اسی طرح تدریسی عملے کے دو نمائندے بھی سالانہ منتخب کیے جاتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرنسپل تدریسی عملے کے رکن سے الگ ہے جس کا مطلب لازمی طور پر مختلف مضامین کی تدریس میں مصروف کالجوں کے ملازمین ہونا چاہیے۔شق 2(c) پرنسپل کو منتظمہ کمیٹی کا سیکرٹری نامزد کرتی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے۔ شق 3 کی ذیلی شق (a)،(b)،(c)اور(d)اساتذہ کی تقرری، تنخواہ، تنخواہ کے پیمانے، جانچ پڑتال اور تقرری کی مدت سے متعلق ہیں۔ ذیلی شق (e)اضافہ ہونے سے متعلق ہے۔ یہ فراہم کرتا ہے:

"تنخواہ کے پیمانے کے مطابق اضافہ یقینی طور پر کیا جائے گا.. کسی ملازم کے غیر تسلی بخش کام کی بنیاد پر اضافہ ہونے کو روکا جا سکتا ہے۔.."

یہاں لفظ 'ملازم' لازمی طور پر ایک استاد کا حوالہ دیتا ہے کیونکہ اس میں تنخواہ کے پیمانے کے مطابق اضافہ ہونے اور پہلی چار ذیلی شقوں میں نمٹائے گئے ملازم کے غیر تسلی بخش کام کے لیے اضافہ ہونے کو روکنے کا التزام ہے جو قیود میں ایک استاد پر لاگو ہوتے ہیں۔ ذیلی شق (f) خدمت کی مدت سے متعلق ہے۔ ذیلی شق (1)اور (2) حسب ذیل ہیں:

"(1) مستقل ملازم کی خدمات کا تعین معقول بنیادوں کے علاوہ نہیں کیا جائے گا۔

(2) کسی مستقل ملازم کی خدمات کو تدریس سیشن کے دوران ختم نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ بہت خاص بنیادوں پر، جیسے کہ اخلاقی انحطاط، عدم صلاحیت اور نااہلیت ثابت ہو۔

اگر کسی کالج کی منتظمہ کمیٹی یہ مناسب سمجھتی ہے کہ کسی مستقل ملازم کی خدمات کو شق (g) (ii) میں مذکور کسی بھی بنیاد پر ختم کیا جائے تو اس معاملے کی اطلاع فوری طور پر مجلس عاملہ کو دی جائے گی۔

'تدریس سیشن' کے جملے کا استعمال اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ 'مستقل ملازم' ایک منسلک شخص ہونا چاہیے۔ تعلیم کے ساتھ بصورت دیگر اس کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ ذیلی شق (g) (III) کی زبان جو مندرجہ ذیل ہے:

"ایک ایسا استاد جس کی خدمات شق (g) (ii) میں مذکور بنیادوں کے علاوہ دیگر بنیادوں پر دی جاتی ہیں، اسے اس کی خدمت کے مکمل ہونے والے سالوں کی تعداد کے برابر مہینوں کی تنخواہ کے برابر معاوضہ ادا کیا جائے گا، جو زیادہ سے زیادہ بارہ ماہ کی 'تنخواہ' کے تابع ہو، اس تشریح کی مزید تائید کرتا ہے کہ ذیلی شق (g) (ii) میں مذکور 'مستقل ملازم' ایک استاد سے مراد ہے اور کسی اور سے نہیں۔ اسے ذیلی شق (g) (iv) میں لفظ 'ٹیچر' کے استعمال سے مزید تقویت ملتی ہے جو اس تفتیش کے لیے طریقہ کار فراہم کرتا ہے جس میں کسی ٹیچر کو برخاست، معطل یا تنخواہ میں کمی کرنی ہوتی ہے۔ ذیلی شق (g)(v) یونیورسٹی کی مجلس عاملہ کے پاس یہ اختیار محفوظ رکھتی ہے کہ وہ کسی استاد کی برطرفی کی وجوہات کی تحقیقات کرے چاہے وہ خود ہی تحریک پر ہو یا استاد کی اپیل پر۔ ذیلی شق (h) جو مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"تدریسی عملے کی برطرفی، معطلی، یا کسی بھی دوسری سنگین شکایت کے تمام معاملات پر مندرجہ ذیل اراکین کی ایک کمیٹی غور کرے گی جس میں "تدریسی عملے" کے الفاظ استعمال کیے جائیں گے اور یہ دوبارہ ظاہر کرتا ہے کہ حوالہ استاد کے لیے ہے نہ کہ پرنسپل کے لیے کیونکہ مجموعی طور پر لی گئی شق 3 واضح طور پر استاد کی خدمت کی شرائط، اسے ادا کیے جانے والے معاوضے اور اس کے خلاف تادیبی کارروائی کے معاملات میں اپنائے جانے والے طریقہ کار سے متعلق ہے۔ یہ الفاظ اس تناظر میں نہیں ہو سکتے جس میں وہ قوانین میں ظاہر ہوتے ہیں یا خود ایکٹ کی زبان کے تناظر میں تدریسی عملے کے رکن یعنی استاد کے علاوہ کسی اور کا حوالہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہ ظاہر کرتا ہے کہ قانون کی شق 3 میں جہاں استعمال کیا گیا بیان محاورہ "مستقل ملازم" یا "استاد" یا "تدریسی عملہ" ہے، حوالہ کالج کے ان اراکین کے لیے ہے جو اس طرح کے اساتذہ ہیں اور اس کا اطلاق کالج کے کسی دوسرے ملازم جیسے پرنسپل پر نہیں ہوتا ہے۔

جسٹس ڈیکا کی رائے تھی کہ چونکہ مدعاعلیہ نمبر 1 کے پاس دو عہدے تھے- پرنسپل اور تدریسی عملے کی رکنیت، مدعاعلیہ نمبر 2 دونوں دفاتر میں اپنی بحالی کا حکم دے سکتا ہے کیونکہ دونوں عہدوں کو الگ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جیسا کہ اوپر دکھایا گیا ہے کہ دونوں صلاحیتیں الگ الگ افعال کے ساتھ الگ ہیں اور ایکٹ کے تحت ایکٹ اور قوانین میں الگ الگ نمٹا گیا ہے اور فاضل جج دوسری صورت میں انعقاد کرنے میں غلطی پر تھا۔ سر جو پرساد چیف جسٹس نے قوانین میں استعمال ہونے والے جملے 'مستقل ملازم' کو ایک توسیعی معنی دیا تاکہ پرنسپل کے ساتھ ساتھ کالج کے استاد کو بھی شامل کیا جا سکے۔ یہ ایک بار پھر ایک تشریح ہے جو اس تشریح کے منافی ہے جو ہم نے اوپر دیے گئے تجزیے سے نکلی ہے اور اس لیے غلط ہے۔ مدعاعلیہ نمبر 2 کے وکیل نے قانون کی ذیلی شق 3(h) پر انحصار کرتے ہوئے دعوی کیا کہ چونکہ مدعاعلیہ نمبر 1 بھی تدریسی عملے کا رکن تھا کیونکہ وہ ریاضی کا پروفیسر تھا اس لیے اس کا معاملہ "یا تدریسی عملے کی کسی اور سنگین شکایت" کے الفاظ میں آتا ہے۔ یہ الفاظ ان شکایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو تدریسی عملے کے کسی رکن کی استاد کی حیثیت سے ہو سکتی ہیں نہ کہ کسی اور صلاحیت میں اور ان الفاظ کو کسی ایسی چیز کے سلسلے میں استاد کی شکایات کو شامل کرنے کے لیے نہیں بڑھایا جا سکتا جو شق کے الفاظ کی توہین کرتی ہے اور اس لیے اس میں اس کی شکایات شامل نہیں ہوں گی جو اسے پرنسپل ہونے کی صورت میں ہو سکتی ہیں۔

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ ایکٹ کی متعلقہ دفعات اور ایکٹ کی توضیعات 21(g) کے تحت بنائے گئے قوانین پرنسپل اور ٹیچر کی الگ الگ صلاحیتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ منتظمہ کمیٹی کی طرف سے کی گئی کارروائی میں مداخلت کرنے کا مدعا نمبر 2 کا دائرہ اختیار صرف ایک استاد کے معاملے میں پیدا ہوتا ہے اور اس معاملے میں توسیع نہیں ہو گی جہاں ایک ہی شخص ان دونوں عہدوں پر فائز ہو، کیونکہ ایکٹ یا قوانین میں کوئی شق نہیں ہے جو یونیورسٹی کو مداخلت کرنے کا ایسا اختیار دیتی ہے۔ نتیجتاً جہاں تک مدعاعلیہ نمبر 2 نے مدعاعلیہ نمبر 1 کے خلاف منتظمہ کمیٹی کی طرف سے کی گئی کارروائی میں مداخلت کی، کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے اس نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

دائرہ اختیار کے بغیر کام کیا اور اس لیے مدعا علیہ نمبر 2 کے حکم کا وہ حصہ اور اس حد تک عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا اور اسے مدعا علیہ نمبر 2 کے طور پر الگ رکھا جانا چاہیے۔

لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے حکم میں ترمیم کرتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ مدعا علیہ نمبر 2 کا حکم مدعا علیہ نمبر 1 کے حوالے سے اس کے پرنسپل کے عہدے کے دائرہ اختیار سے باہر تھا اور مدعا علیہ نمبر 1 کی بحالی کا حکم یونیورسٹی کی طرف سے پرنسپل کے عہدے پر مسترد کیا جانا چاہیے۔ چونکہ پرنسپل کے دفتر اور کالج کے استاد کے دفتر دونوں کے حوالے سے عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف خصوصی رخصت کی ہدایت کی گئی تھی اور یہ دلائل کے مرحلے پر تھا کہ معاملہ کالج کے 'پرنسپل' تک محدود تھا، اس لیے اخراجات کا مناسب حکم یہ ہونا چاہیے کہ فریقین اس عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ میں بھی اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document